## سوال

میں مسلمان ہوں اورانگلینڈمیں ملازمت کرتا ہوں، تین برس قبل میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جس کا کوئی دین نہیں، کیا اس عورت سے شادی جائز ہے یا نہیں ؟

## جواب

الحمد للہ

کسی بھی مسلمان شخص کےلیے کسی ایسی کافرہ عورت سے شادی کرنا جائز نہیں جو نہ تو اللہ پر ایمان رکھتی ہو، اور نہ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر ایمان رکھے، اور نہ ہی قرآن مجید پر ایمان رکھتی ہو

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم مشرکہ عورتوں سے نکاح مت کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں البقرۃ ( 221 ) .

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

اور کافر عورتوں کے ناموس اپنے قبضے میں نہ رکھو الممتحنۃ ( 10 ) .

اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو، دراصل ان کے ایمان کو بخوبی جاننے والا تو اللہ ہی ہے لیکن اگر وہ تمہیں ایماندار معلوم ہوں، تو اب تم انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو، یہ ان کے لئے حلال نہیں اور نہ وہ ان کے لئے حلال ہیں الممتحنۃ ( 10 ) .

اللہ سبحانہ وتعالی نے کافر ومشرک عورتوں میں سے صرف اہل کتاب ( یہودیوں اور نصاری ) کی عورتوں کو مستثنی کیا ہے، لہذا مسلمان کےلیے یہودی اور نصرانی عورت سے نکاح کرنا جائز ہے، لیکن اس کے علاوہ کسی اور کافرہ عورت سے چاہے وہ کسی بھی دین پر ہو نکاح کرنا جائز نہیں

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے، اور تمہارا ذبیحہ ان کے لئے حلال، اور پاکدامن مسلمان عورتیں اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ان کی پاک دامن عورتیں بھی حلال ہیں المآئدۃ ( 5 ) .

سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" قولہ تعالی : اور تم مشرکہ عورتوں سے نکاح مت کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں .

کیونکہ مومنہ عورت جتنی بھی بدصورت ہو وہ ایک حسین وجمیل اور خوبصورت مشرکہ عورت سے بہتر ہے، اور یہ سب مشرک عورتوں میں عام ہے، اسے سورۃ المآئدۃ کی آیت نے خاص کیا ہے، کہ اس میں سے اہل کتاب کی عورتیں مباح ہیں، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ان کی پاک دامن عورتیں بھی حلال ہیں المآئدۃ (5). انتہی

دیکھیں : تفسیر السعدی صفحہ (19)

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اللہ سبحانہ و تعالی نے اس میں سے اہل کتاب کی عورتوں کی رخصت دی، لیکن اس کے علاوہ باقی سب مشرک عورتیں عموم میں داخل ہونگی

اور اہل کتاب کے علاوہ باقی سارے کفار مثلا جو شخص کسی پتھر اور بت اور حیوان اور درخت کو بہتر سمجھ کر اس کی عبادت کرے، ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کے ذبیحہ کی حرمت میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں " انتہی

دیکھیں : المغنی (548/9).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اہل کتاب کے علاوہ دوسری کفار عورتوں سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

یہ ان کے لئے حلال نہیں اور نہ وہ ان کے لئے حلال ہیں الممتحنۃ (10). انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن باز (76/21).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

" مسلمان شخص کے لیے کسی مسلمان یا کتابی عورت سے شادی کرنا جائز ہے، اور دوسرے سب ادیان کی عورتوں سے جائز نہیں " انتہی

الشیخ عبد العزیز بن باز

الشیخ عبد الرزاق عفیفی

الشیخ عبد اللہ بن غدیان

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (275/18).

اور کمیٹی کے علماء کا یہ بھی کہنا ہے :

" کسی مسلمان کے لیے یہودی اور نصرانی عورت کے علاوہ کسی دوسری مشرکہ عورت سے شادی کرنا جائز نہیں چاہے وہ عورت اس سے شادی پر راضی بھی ہو، چاہے مسلمان شخص نے اسے اپنے مسلمان ہونے کا بتایا ہو یا نہ بتایا ہو کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور تم مشرکہ عورتوں سے نکاح مت کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں البقرۃ (221).

اور جب مشرکہ عورت اپنے شرک سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لے تو مسلمان شخص کے لیے اس سے شادی کرنا جائز ہو جائیگا

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی

الشیخ عبد العزیز بن باز

الشیخ عبد الرزاق عفیفی

الشیخ عبد اللہ بن غدیان

الشیخ عبد اللہ بن قعود

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (311/18).

یہاں اس پر متنبہ رہنا چاہیے کہ کتابی عورت سے مراد وہ عورت ہے جو اپنے دین پر عمل کرتی ہو، چاہے ان کے علماء کی جانب سے دین میں تحریف و کھلواڑ کے بعد ہی عمل کرتی ہو لیکن وہ عورت جو کتابی تھی اور پھر اپنا دین ترک کر کے ملحد بن گئی اور کسی بھی دین پر ایمان نہ رکھے تو ایسی عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں

تفسیر ابن کثیر پر شیخ احمد شاکر تعلیق لگاتے ہوئے کہتے ہیں:

"قولہ تعالی:

**اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے، اور تمہارا ذبیحہ ان کے لئے حلال، اور پاکدامن مسلمان عورتیں اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ان کی پاک دامن عورتیں بھی حلال ہیں، المآئدۃ (5).**

احمد شاکر رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ سب اہل کتاب کے ذبیحہ کے متعلق ہے، جب وہ اہل کتاب ہوں، لیکن امریکہ اور یورپ وغیرہ میں اب جو لوگ نصرانیت اور یہودیت کی طرف منسوب ہیں ان کے متعلق ہم قطعی طور پر کہیں گے یہ اہل کتاب میں شامل نہیں؛ کیونکہ انہوں نے اپنے دین سے بھی کفر کیا ہے، اگرچہ ان میں سے صرف ظاہری رسم و رواج مصنوعی عمل کر رکھا ہے، اس لیے ان میں سے اکثر ملحد ہیں اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ ہی انبیاء پر ان کا ایمان ہے، ان کی کتابیں اور خبریں ہمارے سامنے ہیں

انہوں نے ہر دین کے خلاف خروج کیا ہے، اور اخلاقیات و عزت کی دھجیاں اڑا کر رکھ دی ہیں اور فحاشی و بے حیائی کے رسیا بن چکے ہیں، اس لیے ان میں اہل کتاب کی صفت نہ ہونے کی بنا پر ان کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں، اور نہ ہی ان کا ذبیحہ کھانا جائز ہے

اور اس لیے بھی کہ وہ اپنے ملکوں میں بالکل ذبح نہیں کرتے، بلکہ ان کے ہاں شرعی ذبح جانور کو تکلیف و تعذیب دینے کا نام ذبح ہے اللہ انہیں ذلیل و رسوا کرے اور وہ دوسرے طریقوں سے جانور قتل کرتے ہیں، جس کے بارہ میں ان کا خیال ہے کہ یہ طریقہ جانور کے لیے زیادہ رحمدلانہ ہے، ان کے ہاں ہر قسم کا گوشت مردار ہے، کسی بھی مسلمان شخص کے لیے وہ گوشت کھانا جائز نہیں " انتہی

دیکھیں: عمدۃ التفسیر (636/1).

اس بنا پر آپ کا اس کافرہ عورت سے شادی کرنا جائز نہیں، اور کسی بھی عالم دین کے ہاں ایسا کرنا صحیح نہیں، اس لیے آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ فوری طور پر اس عورت سے علیحدہ ہو جائیں، اور اس سے توبہ کریں، اور جو کچھ ہوا اس پر نادم بھی ہوں، اور اگر یہ عورت دین اسلام قبول کر لیتی ہے تو آپ کے لیے اس سے نیا عقد نکاح کرنا جائز ہو گا "

والله اعلم.

اسلام سوال وجواب

**147166**